بھوک ۔ کمپنیوں کے منافع میں اضافے کا ذریعہ!

بھوک کا عالمی دن

پریس ریلیز

16 اکتوبر، 2019

اقوام متحدہ کا عالمی ادارہ برائے خوراک و زراعت (FAO) 16 اکتوبر، 2019 کو خوراک کا عالمی دن ''ہیلتھی ڈائیٹ فار زیرو ہنگر ورلڈ'' یعنی بھوک سے پاک دنیا کے لیے صحت بخش خوراک کے عنوان سے منارہا ہے۔ بدقسمتی سے ایف اے او لاعلم ہے کہ پوری دنیا کے لیے خوراک پیدا کرنے والے خود صحت بخش خوراک تو دور بھوک کا شکار ہیں۔ یہ ایک تلخ حقیقت ہے جس کا سامنا دنیا بھر میں خصوصاً تیسری دنیا کے ممالک میں لاکھوں لوگ کررہے ہیں جس کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے اس دن کو بھوک کے عالمی دن کے طور پر منایا جاتا ہے۔ ایشین پیزنٹ کولیشن (APC) اور اس کی رکن تنظیمیں 2012 سے اس دن کو بھوک کے عالمی دن کے طور پر مناتی آرہی ہیں۔ اس دن کی مناسبت سے پاکستان کسان مزدور تحریک (پی کے ایم ٹی)، روٹس فار ایکوٹی اور اے پی سی نے 16 اکتوبر، 2019 کو خیرپور، سندھ میں ایک کسان جلسہ اور احتجاجی مظاہرے کا اہتمام کیا۔

پی کے ایم ٹی، سندھ کے رہنماؤں علی نواز جلبانی، پٹھانی، غلام جعفر، راجہ مجیب، حاکم گل، محمد شریف، ولی حیدر، علی گل نور احمد، محمد عظیم اور دیگر رہنماوں کا اس موقع پر کہنا تھا کہ ایف اے او کی رپورٹ ''اسٹیٹ آف فوڈ سیکورٹی اینڈ نیوٹریشن ان دی ورلڈ 2019'' کے مطابق دنیا میں آج بھی 820 ملین افراد بھوک کا شکار ہیں اور تقریباً دو بلین افراد کو صاف، صحت بخش خوراک تک رسائی حاصل نہیں ہے۔ غذائی تحفظ کے حوالے سے دنیا کے ہر براعظم میں مرد سے زیادہ عورتیں غذائی عدم تحفظ کا شکار ہیں۔ دنیا کے تقریباً آدھے بلین بھوک کے شکار افراد ایشیا میں ہیں جن کی اکثریت جنوبی ایشیائی ممالک میں رہتی ہے، جبکہ غذائی کمی کے شکار افراد کی سب سے زیادہ شرح 15 فیصد بھی جنوبی ایشیا میں ہے۔ گلوبل ہنگر انڈکس 2018 کے مطابق دنیا میں 119 ممالک کی فہرست میں پاکستان 106 نمبر پر ہے۔ عالمی غذائی پروگرام (WFP) کے مطابق پاکستان کی 60 فیصد آبادی اب بھی غذائی عدم تحفظ کا شکار ہے جبکہ پانچ سال سے کم عمر کے 15 فیصد بچے شدید غذائی کمی کا شکار ہیں جو کہ اس خطے میں دوسری بلند ترین شرح ہے۔ اس کے علاوہ اسی عمر کے 44 فیصد بچے عمر کے حساب سے بڑھوتری نہ ہونے (اسٹنٹڈ) اور 32 فیصد بچے عمر کے حساب سے وزن میں کمی کے شکار (ویسٹڈ) ہیں۔

بھوک کی وجہ خوراک کی کمی سے کہیں زیادہ غذائی پیداواری نظام اور خوراک کی تقسیم میں ہے۔ بڑے پیمانے پر عدم مساوات کی ایک بڑی وجہ یہ کہ زیادہ تر زرعی زمین چند بڑے جاگیرداروں اور زمینداروں کے قبضے میں ہے جبکہ کسانوں کی اکثریت بے زمین ہے۔ عالمی بینک کے مطابق پاکستان میں 45 فیصد زرعی زمین صرف دو فیصد جاگیرداروں اور زمین داروں کے قبضے میں ہے جبکہ باقی 98 فیصد کے پاس صرف 55 فیصد زرعی زمین ہے۔ دیہی آبادیاں خصوصاً بے زمین کسانوں کے روزگار کا انحصار قدرتی وسائل پر ہے جبکہ آزاد تجارت کے تحت قدرتی وسائل بشمول بیج، پانی اور دوسرے پیداواری وسائل کے ساتھ ساتھ مقامی آبادیوں کے ان وسائل پر حق کو غصب کرکے انہیں منافع کے لیے استعمال کیا جارہا ہے۔ یہ عمل ان آبادیوں کے قدرتی وسائل پر ڈاکہ ڈالنے، حیاتیاتی تنوع کی تباہی کا باعث ہے جس کی وجہ بین الاقوامی کمپنیوں کی ناختم ہونے والی منافع کی ہوس ہے۔

صفحہ پلٹیں

قومی سیکریٹریٹ: اے ون، پہلی منزل، بلاک ۲، گلشن اقبال، کراچی۔ فون: ۳۴۸۱۳۳۲۰-۲۱-۹۲+، فیکس: ۳۴۸۱۳۳۲۰-۲۱-۹۲+
میل ایڈریس: roots@super.net.pk

بین الاقوامی کمپنیوں کی جانب سے رکازی ایندھن کی بنیاد پر غیر پائیدار صنعتی پیداوار اور قدرتی وسائل کے بے دریغ استحصال نے پاکستان کی دیہی آبادیوں خصوصاً چھوٹے اور بے زمین کسانوں کو تباہی سے دوچار کیا ہے۔ ملک بھر میں تواتر کے ساتھ شدید گرمی کی لہر، بے موسم بارشیں اور طوفان فصلوں کی تباہی اور پیداوار میں کمی کی وجہ بن رہے ہیں۔ ملک بھر سے کسانوں کی جانب سے فصلوں کی تباہی کی خبریں موصول ہورہی ہیں۔ خیبرپختونخوا میں ٹماٹر، پنجاب میں مکئی اور سندھ میں کپاس اور چاول کی فصلیں متاثر ہوئی ہیں جس سے کسانوں کو شدید مالی مشکلات کا سامنا ہے، اور سرکاری سطح پر اس کے ازالے کے لیے اب تک کچھ نہیں کیا گیا ہے۔ کسانوں کا کہنا ہے کہ کئی بین الاقوامی کمپنیوں کا چاول کا ہائبرڈ بیج پیداوار نہیں دے رہا جو سندھ کے چاول کے تقریباً 75 فیصد زیر کاشت رقبے پر استعمال کیا گیا ہے۔ چاول اور کپاس کی فصل سے جڑے ہزاروں زرعی مزدور خصوصاً بے زمین کسان عورتوں کا روزگار ختم ہورہا ہے جو شہروں کی طرف دیہی آبادیوں کی مزید نقل مکانی کا باعث ہوگا جہاں انہیں غیر انسانی ماحول میں زندگی گزارنی پڑتی ہے۔ اس میں کوئی شق نہیں ہے کہ بڑی بڑی بیج کمپنیوں کے ہاتھوں یہ کسان مزدور طبقہ مزید استحصال کا شکار ہوگا۔

خوراک و زراعت کی پیداوار پر زرعی کیمیائی کمپنیوں کا تسلط ہی نا صرف پاکستان بلکہ ایشیا سمیت دنیا بھر میں بھوک اور غربت میں اضافے کی بنیادی وجہ ہے۔ یہ ضروری ہے کہ حکومت ہنگامی بنیادوں پر موسمی تبدیلی اور صنعتی زرعی طریقوں سے متاثر ہونے والے کسانوں کے نقصانات کی تلافی کرے۔ یہ واضح ہے کہ خوراک، زمین اور منڈی پر سرمایہ دار کمپنیوں کی اجارہ داری کے خاتمے سے ہی پاکستان بلکہ دنیا سے بڑھتی ہوئی بھوک اور غذائی کمی کا خاتمہ ممکن ہے۔ زمین کی منصفانہ اور مساویانہ تقسیم ہی خوراک کی خودمختاری کی ضمانت ہے۔ عوامی ترقی اور آبادیوں کا حق صرف حقیقی زرعی اصلاحات کے نفاذ اور اگرو ایکولوجی یعنی زرعی ماحولیاتی نظام کے فروغ سے ممکن ہے جس کی بنیاد زرعی ماحولیاتی اصولوں پر مبنی ہو۔

جاری کردہ: پاکستان کسان مزدور تحریک (پی کے ایم ٹی)؛ 03048125808 - 03003267684